Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom 0322-6444659
Contact No 0333-6444659
مدرسہ عارف العلوم
MADARSA ARIF UL ULOOM
دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹرو ول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
0322-6444659
رابطہ نمبر 0333-6444659

سؤال: میرا ایک سوال ہے۔اس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں: میں نے خدا کی قسم کھائی کہ جب بھی میں یہ گناہ کروں گا تو ہر بار 1000 روپے صدقہ دوں گا، یا یہ کہ میں یہ گناہ نہیں کروں گا اگر کبھی کیا تو ہر بار 1000 روپے صدقہ دوں گا، پھر میں نے یہ گناہ 4 بار کر لیا تو اب اس کا کفارہ ادا ہو گا یا 4000 روپے صدقہ دینا ہو گا یا دونوں ادا کرنا ہوں گے؟۔

## الجواب حامداو مصلیاو مسلما

واضح رہے کہ اگر نذر کو ایسے الفاظ کے ساتھ معلق کیا جس کا ہونا مطلوب و مقصود ہو تو یہ فقط نذر ہو گی اور نذر پوری ہونے کی صورت میں جس چیز کی نذر مانی گی ہے اس کا ادا کرنا ضروری ہو گا۔اور اگر نذر کو ایسی چیز کے ساتھ معلق کیا گیا جس کا نہ ہونا مطلوب و مقصود ہو تو یہ ایک اعتبار سے نذر ہے اور ایک اعتبار سے یمین (قسم) ہے لہذا شرط پائے جانے کی صورت میں مذکورہ شخص کو اختیار ہو گا کہ چاہے وہ قسم کا کفارہ دے دے یا جو نذر مانی ہے اس کو ادا کر دے۔

صورت مسؤلہ میں سائل نے جب یہ کہا کہ "خدا کی قسم جب بھی میں یہ گناہ کروں تو ہر بار 1000 روپے صدقہ دوں گا" اس کے بعد سائل نے 4 مرتبہ مذکورہ گناہ کر لیا تو اب اس کو اختیار ہے چاہے 4000 روپے صدقہ کر دے یا قسم توڑنے کا کفارہ ادا کر دے، قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلا دے یا دس مسکینوں میں سے ہر ایک کو صدقۃ الفطر کی مقدار کے بقدر گندم یا اس کی قیمت دے دے ( یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی رقم ) اور اگر جو، کھجور یا کشمش دے تو اس کا دوگنا (تقریباً ساڑھے تین کلو) دے، یا دس فقیروں کو ایک ایک جوڑا کپڑا پہنا دے۔

اور اگر کوئی ایسا غریب ہے کہ نہ تو کھانا کھلا سکتا ہے اور نہ کپڑا دے سکتا ہے تو مسلسل تین روزے رکھے، اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لیے تو کفارہ ادا نہیں ہو گا۔اگر دو روزے رکھنے کے بعد درمیان میں کسی عذر کی وجہ سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب دوبارہ تین روزے رکھے۔

اور سائل کے بہتر یہ ہے کہ گناہوں سے بچنے کے لئے اور اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے لئے کسی شیخ کامل متبع سنت سے اصلاحی تعلق قائم کر لے، اس تعلق کی برکت سے گناہ خود بخود چھوٹنا شروع ہو جائیں گے۔

فتاوی شامی میں ہے:

ثُمَّ إنَّ) الْمُعَلَّقَ فِيهِ تَفْصِيلٌ فَإِنْ (عَلَّقَهُ بِشَرْطٍ يُرِيدُهُ كَإِنْ قَدِمَ غَائِبِي) أَوْ شُفِيَ مَرِيضِي (يُوَفِّي) وُجُوبًا (إنْ وُجِدَ) الشَّرْطُ (وَ) إنْ عَلَّقَهُ (بِمَا لَمْ يُرِدْهُ كَإِنْ زَنَيْت بِفُلَانَةَ) مَثَلًا فَحَنِثَ (وَفَّى) بِنَذْرِهِ (أَوْ كَفَّرَ) لِيَمِينِهِ (عَلَى الْمَذْهَبِ) لِأَنَّهُ نَذْرٌ بِظَاهِرِهِ يَمِينٌ بِمَعْنَاهُ فَيُخَيَّرُ ضَرُورَةً.

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

قَوْلُهُ لِأَنَّهُ نَذْرٌ بِظَاهِرِهِ إلَخْ) لِأَنَّهُ قَصَدَ بِهِ الْمَنْعَ عَنْ إيجَادِ الشَّرْطِ فَيَمِيلُ إلَى أَيِّ الْجِهَتَيْنِ شَاءَ بِخِلَافِ مَا إذَا عَلَّقَ بِشَرْطٍ يُرِيدُ ثُبُوتَهُ لِأَنَّ مَعْنَى الْيَمِينِ وَهُوَ قَصْدُ الْمَنْعِ غَيْرُ مَوْجُودٍ فِيهِ لِأَنَّ قَصْدَهُ إظْهَارُ الرَّغْبَةِ فِيمَا جُعِلَ شَرْطًا دُرَرٌ

(کتاب الایمان 3/738،739 ط سعید)

الهداية في شرح بداية المبتدی میں ہے:

ومن نذر نذرا مطلقا فعليه الوفاء" لقوله عليه الصلاة والسلام: "من نذر وسمى فعليه الوفاء بما سمى" "وإن علق النذر بشرط فوجد الشرط فعليه الوفاء بنفس النذر" لإطلاق الحديث ولأن المعلق بشرط كالمنجز عنده "وعن أبي حنيفة رحمه الله أنه رجع عنه وقال إذا قال إن فعلت كذا فعلي حجة أو صوم سنة أو صدقة ما أملكه أجزأه من ذلك كفارة يمين وهو قول محمد رحمه الله" ويخرج عن العهدة بالوفاء بما سمى أيضا وهذا إذا كان شرطا لا يريد كونه لأن فيه معنى اليمين وهو المنع وهو بظاهره نذر فيتخير ويميل إلى أي الجهتين شاء بخلاف ما إذا كان شرطا يريد كونه كقوله إن شفى الله مريضي لانعدام معنى اليمين فيه وهو المنع وهذا التفصيل هو الصحيح.

(کتاب الایمان، فصل فی الکفارۃ 2/321 ط دار احیاء التراث العربی)

دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور کے فتاوی میں ہے:

واضح رہے کہ اگر نذر کو ایسی شرط کے ساتھ معلق کیا جائے کہ جس کا ہونا آدمی کو مطلوب ہو، تو وہ فقط نذر ہو گی، اور اگر ایسی شرط ہو کہ جس کا واقع ہونا آدمی کو مطلوب نہ ہو بلکہ اس سے باز رہنا مقصود ہو، تو یہ ایک اعتبار سے نذر اور دوسرے اعتبار سے قسم ہو گی، لہذا اگر چاہے تو نذر ادا کر دے یا قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

صورت مسئولہ میں مذکورہ الفاظ کہ "اگر میں نے یہ گناہ دوبارہ کیا تو اتنی رقم صدقہ کروں گا" سے مقصود اپنے آپ کو گناہ سے باز رکھنا ہے، لہذا اگر بعد میں وہ گناہ اس سے سرزد ہو جائے اور اتنی رقم نہ ہو کہ نذر ادا کر سکے، تو قسم کا کفارہ ادا کرنے سے بھی ذمہ فارغ ہو جائے گا۔

(گناہ سے بچنے کی نذر مان کر اس میں مبتلا ہونے کی صورت میں کفارہ قسم۔ فتویٰ نمبر: 5773/297/328)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

29 ربیع الاول 1447ھ/23 ستمبر 2025ء

فتویٰ نمبر: 479

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس بی ۱۱، میٹرو ویل ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی